اللہ جل جلالہ
کاتبِ تقدیر
از اقصیٰ شکیل احمد
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کاتبِ تقدیر

از قلم

اقصیٰ شکیل احمد

www.novelsclubb.com

وہ ایک وسیع و عریض باغ کے ایک کونے میں بیٹھے تھے جہاں ان کو کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ باغ ایک سوسائٹی سے منسلک تھا۔ سوسائٹی جو کہ لاہور کے امیر ترین لوگوں کی رہائش گاہ تھی۔

"سونیا میری بات بھی تو سنو، مجھ پر رحم کرو میں اس حالت میں بھی نہیں ہوں کہ تم سے رو رو کر تمہیں مانگوں کیونکہ میں پہلے ہی تمہاری ذات کے اور تمہارے آگے اتنا گڑ گڑا چکا ہوں کہ مجھے خود کو اندازا نہیں ہے کہ کبھی اُس خدا کے سامنے بھی اتنا گڑ گڑایا ہوں گا کہ نہیں"

وہ اس کے سامنے بیٹھا آنسو بہاتا اس کو منانے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ وہ کسی بھی طرح اُس رشتے سے انکار کر دے۔

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ میری مرضی سے کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے, میں اس معاملے میں چاہ کر بھی اپنی مرضی نہیں کر سکتی نہ ہی وہ میری کوئی رائے لینے کو تیار ہیں"

وہ مسلسل اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ وہ اس کے آنسو برداشت نہیں کر پا رہی تھی وہ شخص اس کیلئے آج تک اپنی حیثیت سے بڑھ کر کرتا آیا تھا لیکن آج جب اس کی باری آئی تھی اس کیلئے کچھ کرنے کی تو وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کو گھر جانے کی فکر بھی ہو رہی تھی اور اُسکو ڈر بھی تھا کوئی اُن دونوں کو اس جگہ دیکھ نہ لے

سونیا کا ارادہ اُس کو سمجھا کر جلد ہی اس جگہ سے نکلنے کا تھا لیکن وہ کسی صورت سمجھنے کیلئے تیار ہی نہیں تھا۔

بہت سمجھانے کے باوجود وہ نہ سمجھا تو بالآخر وہ اُسے اسی طرح روتا چھوڑ کر پارک

سے گھر کیلئے نکل گئی۔

وہ اس کی بے حسی دیکھ رہا تھا وہ آج اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس کے آنسو تھے
کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔
اچانک دھند چھٹنے لگی ہر چیز دھواں دھواں ہو کر غائب ہونے لگی اور ایک جھٹکے
سے اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔
اس نے اپنے گال کو ہاتھوں سے چھوا تو گرم گرم مادہ ابھی بھی اس کی آنکھوں سے
بہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے سر جھٹکا اور وقت دیکھا ابھی تہجد کا وقت ہو رہا تھا، فجر میں ابھی وقت باقی
تھا۔۔۔
وہ اٹھا اور وضو کر کے نماز ادا کرنے لگا (یہ خواب پچھلے پانچ سالوں سے اس کا پیچھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں چھور رہا تھا، وہ پچھلے پانچ سالوں سے روز اس خواب کی وجہ سے بیدار ہو جاتا تھا اور اس کے بعد نیند آنا نا ممکن تھا اسی لیے وہ روز اٹھ کر فضول خیالوں سے بچنے کیلئے نماز پڑھتا لیکن بغیر کچھ مانگے اٹھ جاتا)

معمول کے مطابق نماز ادا کرنے کے بعد اس نے اپنا کمپیوٹر آن کیا اور روز کی طرح گیم لگا لی (چونکہ ابھی فجر میں وقت تھا تو وہ اس وقت گیم کھیلا کرتا تھا)

گیم لگا کر اپنے دوست کو ایڈ کیا اور اس نے معمول کے مطابق وہی سوال دہرایا۔۔۔

"پھر سے وہی خواب دیکھا ہے؟"

"ہاں" اس نے یک لفظی جواب دیا جس کا مطلب تھا اب وہ مزید خواب کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا صرف گیم کھیلنا چاہتا ہے

دوسری طرف وہ سمجھ کر گیم کھیلنے لگا اور اس کا دل بہلانے لگا۔۔۔

"ارے مجھے گاڑی میں بٹھا اکیلا کیوں جا رہا ہے" اس کی ناراض آواز گیم میں گونجی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(وہ جانتا تھا کہ وہ صرف اس کے سوال پوچھنے پر اس سے بدلہ لے رہا ہے)

"تو میری بیوی نہیں ہے جو تجھے گاڑی میں گھماؤں"

وہ غصے میں بولا

"بیوی نہ سہی شوہر بنا لے ویسے بھی قانون پاس ہو گیا ہے اور جیسے میں تیرا دھیان رکھتا ہوں اتنا بیوی بھی نہیں رکھ پائے گی" وہ اسے چھیڑتا ہوا بولا

"تو رُک تیرا قانون میں آ کے پاس کرتا ہوں۔"

"ارے نہیں نہیں یار تجھے تو پتا ہی ہے امی کتنا مکھن کھلاتی ہیں زبان اتنی چکنی ہو گئی ہے کہ کچھ بھی پھسل جاتا ہے سوری سوری آئندہ ٹیپ لگا کر بیٹوں گا پکا" وہ ڈرتا ہوا بولا کیا پتا وہ غصے میں ابھی اس کے سر پر آں پہنچتا

"ٹیپ تیرے منہ کا کچھ بگاڑ نہیں پائے گی، بہتر ہے آئندہ اپنا منہ سل کر آنا۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ گاڑی گھما کر واپس اس تک لایا

"استغفر اللہ" وہ منہ سلنے والی بات سوچ کر گڑ بڑایا

دوسری طرف اس کی حالت کا سوچ کر وہ دھیما سا ہنسا۔۔۔

"یار مزاق کے علاوہ تو ہنستا ہے نہ تو واقعی بہت اچھا لگتا ہے." اسکے دوست نے صدق دل سے اس کی نظر اتاری

دوسری طرف خاموشی چھا گئی اور وہ جانتا تھا اس کے بعد وہ کچھ نہیں بولے گا اس لیے وہ چپ چاپ گیم کھیلنے لگا۔۔۔

(وہ مسکراتا بہت کم تھا، اسے کھل کے ہنستے ہوئے تو کسی نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔ لیکن جب کبھی قسمت سے وہ دھیما سا مسکرا بھی دیتا تو نظر لگنے کی حد تک حسین لگتا اور اس کے دوست اس کی نظر ضرور اُتارتے)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گیم ختم کر کے وہ فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد معمول کے مطابق "سورۃ یٰس "پڑھ کر واک کیلئے نکل گیا۔۔۔

اسلام آباد سے دور یہ تاریکی میں ڈوبے ہوئے ایک چھوٹے سے کھنڈر نما کمرے کا منظر ہے جہاں نہ دن کا اندازہ ہوتا تھا نہ ہی رات کا کیونکہ اس کمرے میں روشنی کسی بھی کونے سے داخل نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

وہیں اس تاریک کمرے کے ایک کونے میں بیٹھے آٹھ سالہ اس بچے کی سسکیاں گونج رہی تھیں کیونکہ آج سے پہلے اس نے اپنا اتنا زیادہ وقت کبھی اندھیرے میں

نہیں گزارا تھا۔۔۔

ساتھ ہی ساتھ وہ منہ سے دہرا رہا تھا"میں کسی بھی چیز کو قربان کر سکتا ہوں بس خدا کیلئے مجھے کوئی یہاں سے نکال لے."

ایک دم تمام مناظر تاریک ہونے لگے اور سامنے کا منظر واضح ہونے لگا اس نے فوراً آنکھیں کھول کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

"پپ۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔۔۔ میں تمہارے لیے سب کچھ کروں گا جو تم بولو گے خدارا ایک بار مجھے بخش دو آخر میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟..."

دوسری جانب کمرے میں موجود آدھی سے بھی کم بنی ہوئی اینٹوں کی دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہوا شخص اب اس کے بلکل قریب آکر بیٹھا اور سامنے بیٹھے شخص کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

"تم نے اپنی اتنی زندگی میں کبھی فرشتہ کو روبرو دیکھا ہے؟" وہ سپاٹ لہجے میں سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا۔

دوسرا شخص الجھ کر اس کو دیکھنے لگ گیا۔

"موت کا فرشتہ!"

"نہیں دیکھا تو آج قریب سے دیکھ لو کیونکہ جلد ہی میں تمہیں سیر کیلئے بھیجنے والا ہوں."

سامنے بیٹھا شخص الجھ کر اس شخص کو دیکھنے لگا جو کہ ایک طرف اس کو مارنے کی دھمکی دے رہا تھا دوسری طرف اسے سیر کروانے کی بات کر رہا تھا اسے اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تو پوچھ بیٹھا۔

"مم۔۔ مطلب" اس کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مطلب جہنم کی سیر کیونکہ تو نے اپنی زندگی میں اپنی بنائی ہوئی جنت کے مزے بہت لے لیے اب اپنے اصلی گھر جانے کی باری آگئی ہے اور میں نے سوچا یہ نیک کام میں اپنے ان پاک صاف سیف گارڈ سے دھلے ہوئے ہاتھوں سے کر دوں؟ کیا خیال ہے؟.."۔وہ سامنے بیٹھے شخص سے پوچھنے لگا

"تت.. تمھیں مجھے مار کے کیا ملے گا؟؟؟"وہ خوف سے پوچھنے لگا۔

"ثواب! اور میں ثواب کیلئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔چاہو تو تمہیں پانی بھی پلا سکتا ہوں دو نفلوں کا ثواب ملے گا۔۔۔۔پر چھوڑو جانے دو یہ دو نفل میں جائے نماز پر بیٹھ کر ادا کر لوں گا..."

وہ پانی مانگنے ہی والا تھا مگر خاموش ہو گیا۔مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے؟" وہ خوف سے پوچھنے لگا۔۔۔

"اس کا جواب اوپر آکر دونگا اب بیویوں کی طرح زبان چلانی بند کر۔"

کہنے کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر بغیر اس کو ہاتھ لگائے اتنی صفائی سے مارا کہ اگلے کو چیخنے کا یا خود کو بچانے کا ایک موقع تک نہ ملا اور نہ ہی اس کے سیف گارڈ سے دھلے ہوئے ہاتھ گندے ہوئے اور دیکھنے سے یہ کسی جنگلی جانور کی کاروائی لگ رہی تھی۔۔۔

اس جگہ پر اب اسے گھٹن محسوس ہونے لگی تو وہ فوراً باہر آیا، اس نے کسی خدشے کے تحت ناک کو چھو کر دیکھا تو اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔

"ناٹ آگین!!!! ہہنہ" اس نے منہ بسور کے خون صاف کیا اور نکل گیا۔

لاہور کے فورٹریس سکوائر مال کے اندر داخل ہوتے ہی ایک لڑکا مال کے داخلی راستے سے تھوڑا ہٹ کر کھڑا آنے جانے والے لوگوں کو دیکھ رہا تھا ابھی پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے اس کے پاس اس کا دوسرا دوست آکر کھڑا ہوا اور سامنے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"وہ سامنے دیکھ حور" وہ کمینگی سے بولا تو اس نے سامنے کی جانب دیکھا جہاں سے دو لڑکیاں چلتی ہوئی آرہی تھیں ان کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز تھے۔

"حور لفظ بھی پھیکا ہے اس کے آگے تو" وہ ایک لڑکی کی طرف دیکھ کر بولا جس نے سبز رنگ کے تنگ فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا اور گلے میں دوپٹہ ڈالا ہوا تھا، بالوں کو پونی ٹیل میں باندھے وہ چلتی آرہی تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ کسی بات پر مسکرائی اس کے دونوں گالوں پر گڑھے پڑے جو ہر دوسرے شخص کی توجہ اپنی

طرف کھینچ گئے۔۔۔

اچانک اس کی نظر دو لڑکوں پر پڑی جو گھور کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے اور آپس میں بات کر رہے تھے۔۔۔

وہ دوسری لڑکی کو گاڑی میں جانے کا کہہ کر ان لڑکوں تک آئی۔

"ہاں بھئی کبھی اپنی امی کو نہیں دیکھا؟"وہ ان کے سامنے آ کے پوچھنے لگی۔

"امی کو تو بہت دیکھا ہے،اب سوچا ان کی ہونے والی بہو کو بھی دیکھ لیں."وہ کہہ کر مکروہ ہنسی ہنسنے لگا۔

"ارے ابھی پورا تو دیکھا ہی نہیں،آؤ مال کے پچھلے حصے میں چلتے ہیں وہاں تم مجھے اور میں تمہیں پورا پورا دیکھیں گے."وہ بہکے بہکے انداز میں کہنے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں نہیں چلو..." وہ خوشی سے بے حال اس کے پیچھے چل دیا۔

مال کے پچھلے حصے میں جاتے ہی لڑکی نے اس لڑکے کی ایسی سکائی کی کہ اس کی تکلیف سے آواز بھی نہ نکل سکی اور آخر میں جاتے ہوئے اپنے مخصوص سٹائل میں اس لڑکے کی کمر پر مکا جھڑنا اور کہنی سے وار کرنا نہ بھولی اور اس کی کہنی کی تیکھی ہڈی پڑتے ہی اس کی ہمت جواب دے گئی اور وہ کب سے ضبط سے مار کھاتا بالآخر رونے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ممی سے نہیں ملواؤ گے کیا؟ ابھی تو میں نے کچھ کہا بھی نہیں اور تم رونے لگ گئے، سوچو بیوی بنا کر کیا ہو گا؟" وہ مسکراہٹ ضبط کرتی پنجوں کے بل بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگی۔

"نہیں نہیں باجی.جی وہ تو میرے منہ سے نکل گیا تھا میری کیا مجال آپ کے بارے میں ایسا سوچوں، آج کے بعد سب کو آپی بلاؤں گا۔۔۔" وہ رونے کے درمیان بولا۔

"باجی ہو گی تیری بہن، نہ کوئی میرا سگھا بھائی ہے نہ مجھے بھائی کی ضرورت ہے کیونکہ میں اکیلی ہی تم جیسوں کیلیئے کافی ہوں!" وہ کہہ کر ایک اور تھپڑ اس کے منہ پہ رسید کر وہاں سے نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ لڑکی سامنے آئی تو دوسرا لڑکا اپنے دوست کو دیکھنے مال کے پیچھے کی جانب گیا اور اپنے دوست کی حالت دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا اور آس پاس دیکھنے لگا کہ کوئی اور بھی وہاں آیا تھا کیونکہ وہ لڑکی تو کمزور سی لگ رہی تھی اور سامنے زمین پر گرا اس کا دوست ہٹا کٹا مرد تھا۔۔۔

اپنے دوست سے تصدیق کے بعد اس نے جھرجھری لی اور آئندہ پنگا سوچ سمجھ کے لینے کا فیصلہ کیا۔

وہ تینوں لاہور یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں ایک بینچ پر بیٹھے آس پاس کا جائزہ لے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یار سمی تو دیکھ لے ہمارے جونیئر زہیر کی بھی گرل فرینڈ بن گئی ہے اور وہ کل ڈیٹ بھی مار کے آیا ہے تیرا نمبر کب آئے گا؟" وہ اسے چھیڑتا ہوا بولا۔

"ڈیٹ پر تو بہت لوگ جاتے ہیں شاہمیر سیدھا سسرال جائے گا!" وہ کالر جھٹکتا ہوا سیدھا ہوتا بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور اس دن کس لڑکی کی قسمت پھوٹے گی؟" وہ طنزیہ بولا

"کسی لڑکی کی تو نہیں ہاں تیری قسمت ماتم ضرور کرے گی کیونکہ مجھے تو لڑکی مل گئی ہو گی مگر تو تب بھی شدید سنگلز کی فہرست میں اول نمبر پر ہو گا۔" وہ جواب میں اسی کو دھوتا ہوا بولا۔ قریب ہی بیٹھا ان کا تیسرا دوست ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ دونوں باتیں کرتے کرتے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ارے ہمارے مجنوں کہاں کھویا ہوا ہے؟" دونوں اکٹھے بولے۔

"کہیں نہیں." وہ سر جھٹکتا ہوا بولا

"چلو کینٹین چلتے ہیں تلال بھی آنے والا ہو گا۔" وہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوتا بولا اور تینوں کینٹین کی طرف چل دیئے۔

کھانے کا آرڈر دے کر وہ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ سامنے سے تلال آتا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

"لو آگیا نا معلوم افراد۔۔۔ بھئی تو آج ہمیں بتا دے تو یونیورسٹی کی کونسی غار میں چھپا ہوتا ہے اور اسی وقت اپنی آرام گاہ سے نکل کر آتا ہے؟ مجھے تو کبھی کبھی تو کوئی خلائی مخلوق لگتا ہے جو ایک دم ہی نازل ہوتا ہے!"

سمی تلال کو دیکھتے ہوئے بولا تو تلال نے اسے گھوری سے نوازا جس پر سمی اور واجد دونوں ہنس دیئے جبکہ ہادی نہ ہی مسکرایا نہ ہی دونوں کی طرف متوجہ ہوا وہ بس تلال کو دیکھ رہا تھا۔

تلال ایک دن اچانک ہی یونیورسٹی میں آیا تھا اور ان لوگوں کے ساتھ رہنے لگا شروع میں ان کو عجیب بھی لگا مگر ہادی کو اس میں کچھ الگ کشش محسوس ہوتی تھی جیسے وہ اس کا کوئی اپنا ہو اور تلال ہادی کے ہر مشکل وقت میں اس کے ساتھ ہوتا اگر ہادی کو کوئی کچھ بول دیتا تو اس بندے کی خیر نہ ہوتی اور اگر کوئی لڑکی کچھ بول دیتی تو اس کی ایسی عزت افزائی ہوتی کے وہ آئندہ ہادی کو دیکھنے سے پہلے بھی

سو بار سوچتی۔ تلال ایک فلیٹ میں اکیلا رہتا تھا اور اس کی فیملی وغیرہ کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔

ہادی کو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ مسکرایا اور نظریں چرا گیا۔ اتنے میں کھانا آگیا اور چاروں نے باتیں کرتے کرتے کھانا کھایا۔

وہ دونوں اپنے کمرے میں بیڈ کے قریب کھڑے تھے، ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔

یہ کمرہ گھر کی دوسری منزل پر واقع مکمل فرنشڈ، سفید رنگ کی چیزوں سے ڈھکا ہوا کمرہ تھا۔

کھڑکی سے باہر رات کے پہرے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا تم میری بیوی ہو اور میرے لیے میری ذات سے زیادہ اہم ہو۔"

سعد اس کی آنکھوں میں محبت سے جھانکتا ہوا بولا۔

"سعد آپ کبھی مجھے کسی اور کیلئے چھوڑ تو نہیں دیں گے؟" بہت مان سے سوال پوچھا گیا۔

"تمہیں چھوڑنا ایک ہی صورت ممکن ہو سکتا ہے، جب میری روح میرے جسم سے جدا ہو گی" وہ اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے کہہ گیا تھا۔

وہ ناراض ہو گئی اور اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔

"اچھا سوری آئندہ نہیں بولتا ناراض مت ہو" سعد اس کی ناراضگی بھانپ کر اسے منانے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بھیگی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی تبھی سعد نے اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔اور وہ پر سکون ہو گئی۔

تمام تصاویر بھاپ کی مانند ہوا میں تحلیل ہو گئیں اور پیچھے وہ اکیلی بیٹھی رہ گئی۔اب وہ اپنے گھر میں اپنے کمرے میں موجود تھی یہ کمرہ بھی سفید رنگ کی چیزوں سے ہی بھرا تھا مگر اسے یہاں کی ہر چیز بے معنی لگ رہی تھی۔

یہ کمرا گھر میں پہلی منزل پر لاؤنج کے دائیں جانب موجود تھا۔وہ اس وقت سفید فرش پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسا محسوس ہوا ایک بار پھر کسی نے اس کا دل مٹھی میں پکڑ کر اس پر چھری چلا دی ہو۔

اس کی حالت دوبارہ بگڑنے لگی لیکن وہ اس وقت کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی

تھی اسے خود اس سب سے اپنے آپ کو نکالنا تھا۔

"میں نے تو کبھی تمہارے ساتھ بے وفائی نہیں کی میں نے تو کبھی تمہیں شادی کے بعد تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیا، میں نے تو تمہیں اتنا سب ہونے کے باوجود معاف کر کے اپنی زندگی میں شامل کر لیا تھا سعد۔"

اس کی آواز گلے میں بند ہونے لگی اتنا رونے کی وجہ سے اس کا گلا درد کر رہا تھا۔

"تمہیں کیا کبھی میری یاد نہیں ستاتی؟ مجھے اتنا کمزور کیوں کر دیا کہ ہر چھوٹی تکلیف پر میں بکھر جاؤں۔ میں اتنی کمزور تو نہ تھی یہ تم نے میرا کیا حال کر دیا ہے سعد، تمہیں خدا سے خوف نہیں آتا؟"

وہ اس کمرے میں اپنی بکھری ہوئی ذات کو سمیٹ رہی تھی کہ کہیں کوئی اس کا یہ کمزور روپ نہ دیکھ لے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے دنیا کے سامنے خود کو درخت کی اس کمزور شاخ کی طرح ظاہر نہیں کرنا تھا جسے کوئی بھی مرور کے توڑ دیتا ہے دنیا کے سامنے تو وہ ایسے درخت کی مانند تھی جس کی جڑیں اتنی مضبوط ہوتی ہیں کہ طوفان بھی اس کو اکھاڑ کے پھینک نہیں سکتا۔

کافی وقت ایسے ہی گزر گیا دور کہیں سے آذان کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ ہوش میں آئی اور اپنا بھاری سر بمشکل تھامتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اسے اپنی حالت بھی سنوارنی تھی۔

وہ اٹھی اور نہ چاہتے ہوئے بھی وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد جب دعا کا وقت آیا تو اس کی آنکھوں سے دوبارہ آنسوں جاری ہو گئے۔

"اے اللہ مجھے سکون دے دے مجھے اور کسی چیز کی خواہش باقی نہیں رہی مجھے اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دنیا سے کچھ نہیں چاہیئے مجھے ہر چیز سے دور کر دے میرے زخم بھر دے۔"اس نے آنسوؤں کے دوران دل ہی دل میں دعا کی کیونکہ اس کے حلق سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔

وہ نماز کی اتنی پابند نہیں تھی لیکن آج اس کا ضبط جواب دے گیا تھا تبھی اتنے عرصے بعد اس نے دعا کیلیئے ہاتھ اٹھائے تھے۔اس ذات کے آگے جو ہر مشکل کو آسان کرنا جانتا ہے،جو ہر چیز پر قادر ہے۔

(پھر کہتے ہیں نا کہ دعائیں مانگتے رہنا چاہیے نہ جانے کب قبولیت کا وقت ہو۔)

وہ اٹھی اور کھانسی کا شربت پی کر لیٹ گئی اور آنکھیں موند لیں۔اب وہ پہلے سے بہتر دکھائی دیتی تھی۔

آنکھوں کے پردے پر ایک یاد آکر ٹھہر گئی۔۔۔

شہر سے دور ویرانے میں موٹروے سے تھوڑا دور یہ ایک گھر تھا جہاں اس کا باپ اس کو لیکر آیا تھا۔دور دور تک یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔اس گھر میں بھی صرف ایک یہی کمرہ کچھ ٹھیک تھا۔باقی کا گھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا اور یہ کمرہ بھی نہ جانے کتنی ہی دیر اس حالت میں باقی رہ پاتا۔

"بیٹا تم اپنے بابا سے محبت کرتے ہو ناں؟"انھوں نے سامنے کھڑے اپنے آٹھ سالہ بیٹے کو دیکھتے ہوئے اس سے تصدیق چاہی۔

"بہت زیادہ بابا"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمھیں اپنے بابا پر بھروسہ ہے ناں کہ وہ کبھی تمہارے لیے غلط نہیں سوچ

سکتے...؟"

"جی بابا"اس نے پھر سر اثبات میں ہلایا۔

"بیٹا تمہیں پتا ہے محبت بدلے میں آپ سے کیا مانگتی ہے؟"انہوں نے نظریں سامنے کھڑے اپنے بیٹے پر جمائی ہوئی تھیں۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"محبت ہمیشہ قربانی مانگتی ہے اور جو انسان واقعی کسی سے محبت کرتا ہے وہ کبھی قربانی دینے سے کتراتا نہیں"انہوں نے اپنے بیٹے کے تاثرات جانچے جو الجھا ہوا لگ رہا تھا۔

"اور کسی سے محبت جب جنون کی حد کو پہنچ جائے تب انسان پوری دنیا کیا اپنا آپ بھی قربان کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچتا."

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھے وہ کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہے تھے۔

"اب بتاؤ کیا میرا بیٹا قربانی دینا جانتا ہے؟ کیا وہ قربانی دے سکتا ہے؟"

انہوں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔جی بابا میں قربانی دینا جانتا ہوں اور قربانی دے سکتا ہوں!"اس نے پرجوش ہو کر کہا۔

"چاہے قربانی جتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو؟"انہوں نے تصدیق چاہی۔

"چاہے قربانی جتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو!"اس نے دہرایا تو ان کے چہرے پر ایک اداس مسکراہٹ نمودار ہوئی انہوں نے اپنے بیٹے کو گلے لگایا اور کچھ دیر بعد وہ اسے اپنے ہمراہ لیے نکل پڑے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ آج اپنے بیٹے کیلیئے بہت بڑا فیصلہ کرنے جا رہے تھے جس کے بعد ہر کسی کے حصے میں پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں آنا تھا۔

اس نے آنکھیں کھولیں اس کا باپ ان تمام اذیتوں کا ازالہ نہیں کر سکتا تھا جو وہ اتنے سالوں برداشت کرتا رہا تھا اب اس کو کسی زخم کی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی تھی۔

ایک دم پھر سے اس کی ناک سے خون بہنے لگا اور اس نے بڑی بے دردی سے ناک سے نکلنے والا خون صاف کیا اس کو ابھی بہت کچھ کرنا تھا۔

وہ آج پھر یونیورسٹی جانے کیلیئے تیار ہو رہا تھا کہ اس کا دماغ پھر سے ماضی کی یادوں کا طواف کرنے لگا.

اندرون لاہور کی گلیوں میں یہ گھر موجود تھا۔

ایک چھوٹا سا گھر جس میں ایک کمرہ ساتھ اٹیچ باتھ روم اور ایک چھوٹا سا کچن تھا۔

کمرے میں صرف ایک بیڈ اور ایک چھوٹے سے ٹیبل کے ساتھ کرسی پڑی تھی۔

لکڑی کے ایک پٹ والی الماری بھی موجود تھی۔اس کے علاوہ کوئی بھی چیز موجود نہ تھی۔کمرہ

میں رکھا فرنیچر زیادہ اچھی حالت میں موجود نہ تھا مگر اس کے باوجود بہت صفائی تھی اور ہر چیز اپنی جگہ سلیقہ سے موجود تھی۔

وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے خود پر بیتے حالات سے آگاہ کر رہا تھا اور اس کی ماں سننے کے ساتھ ساتھ اس کے آنسو صاف کر رہی تھیں۔انہوں نے اپنے مضبوط

جوان بیٹے کو اس طرح دوسری بار بکھرتے دیکھا تھا اور اس بار وہ پچھلی بار سے زیادہ کمزور دکھائی دیتا تھا اور اس بات کی گواہی اس کے آنسو اور ناساز حالت دے رہی تھی۔

"امی میری کیا غلطی تھی؟ میں نے تو بس اس سے محبت کی تھی، پاک محبت۔ جس میں میں نے کبھی اسے کسی چیز کیلئے مجبور نہیں کیا کہ کہیں اس کو میری محبت بوجھ نہ لگے اسے میرے ساتھ اس رشتے میں آگے مشکل نہ ہو، جب میری نیت ہی صاف تھی تو اللہ نے کیوں مجھ سے وہ چھین لی؟ میری نیت میں تو کوئی کھوٹ نہ تھی۔"

وہ جوان مرد اس وقت بچہ بنا اپنی ماں کو اپنی زندگی کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا۔ اور مسلسل ہچکیاں لیتا رو رہا تھا اس کے آنسو سوکھ ہی نہ رہے تھے۔

"تمارا رب تم سے زیادہ تمہاری تکلیف سے واقف ہے اور جو کاتب نے مکتوب کر دیا ہے اسے تم اپنی دعاؤں سے بدل ضرور سکتے ہو بشرطیکہ مخلصی دونوں جانب سے ہو اور ایک دوسرے کے حق میں بہتری بھی ورگرنہ وہ تمہیں حاصل ہو کر بھی چھن جائے گا اور جو تمہارے حق میں ہو گا وہ کسی کے پاس ہونے کے باوجود تمہارے حصے میں ضرور آجائے گا۔"

وہ ٹھہریں اور اس کا چہرہ دیکھنے لگیں۔ وہ ان کو ہی سن رہا تھا۔۔۔

"تم جانتے ہو اس لڑکی کو تم سے کیوں چھینا گیا؟"

وہ اس سے پوچھنے لگیں تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیونکہ وہ تمہارے حق میں ایسی لڑکی لکھ چکا ہے جو تمہارے مشکل حالات میں تمہیں یوں چھوڑ کر نہیں جائے گی، وہ بغیر احساس دلائے تمہارے بدترین حالات میں بھی تمہارے ساتھ کھڑی ہو گی، جو تمہارے اندر کا خالی پن پر کر دے گی!"

اس نے سر اٹھا کر ماں کی جانب دیکھا وہ بولتے ہوئے کہیں ماضی کی بھولی بسری یادوں میں گم ہو گئی تھیں اس کی آواز پر واپس لوٹیں۔۔۔

"میں اب اپنی زندگی کے خلاء کو بھرنے کے لیے کسی عورت ذات پر انحصار کبھی نہیں کروں گا۔ میں اب کسی لڑکی کے ہاتھ میں اپنی زندگی کی ڈور کبھی نہیں تھماؤں گا کیونکہ کوئی لڑکی اب کبھی میرے اندر کے خلاء کو پر نہیں کر سکتی سب یہاں اپنی تقدیر خود لکھتے ہیں اب میں بھی اپنی تقدیر کسی لڑکی کو نہیں لکھنے دوں گا میں اپنی تقدیر کا کاتب خود بنوں گا!"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنی ماں کو بتایا۔

انہوں نے کچھ کہنے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اس وقت وہ اسے کسی اور مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھیں وہ بس چاہتی تھیں اس کی حالت بہتر ہو جائے اور

اب وہ واقعی بہتر لگ رہا تھا۔

یادوں کی دھند پھر سے چھٹنے لگی اور وہ دوبارہ یادوں سے نکل کر اپنے کمرے میں آن پہنچا۔

آج نہ جانے کیوں اتنے عرصہ بعد یہ بات دوبارہ اس کو یاد آئی پھر وہ سر جھٹک کر تیار ہونے لگا کیونکہ اس کو دیر ہو رہی تھی۔

وہ تیار ہوا اور یونیورسٹی کے لیے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ کھڑکی سے آنے والی روشنی اپنے چہرے پر پڑنے سے جاگ تو گئی تھی مگر چونکہ وہ رات کو پارٹی سے لیٹ آنے کی وجہ سے بہت دیر سے سو پائی تھی اس لیے ابھی اس کا جاگنے کا کوئی موڈ نہیں تھا، لیکن اس کی ماں اب مزید سوتا نہیں دیکھ سکتی تھی

کیونکہ وہ پہلے ہی اپنی یونیورسٹی سے لیٹ ہو چکی تھی۔

اور وہ اپنی ماں کی آواز کو اگنور بھی نہیں کر سکتی تھی اس لیے اکی بار جب انہوں نے آواز دی تو وہ اٹھ بیٹھی اور اپنی ماں کو آنے کا کہہ کر باتھروم میں چلی گئی۔۔۔

(اسے اس گھر میں کسی سے محبت ہو نہ ہو اپنی ماں اور اپنی چچازاد وانیہ سے اس کا دلی لگاؤ تھا اور زیادہ وقت وہ انہی کے ساتھ گزارتی تھی)

وہ ابھی تیار ہو کر نیچے آئی ہی تھی کہ اس نے پھر اپنے باپ کو ماں کے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے دیکھا اس کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے اور جلد ہی گھر سے آفس کیلئے نکل گئے۔۔۔

وہ اپنی ماں کا چہرہ دیکھنے لگی جو دوبارہ کام میں مصروف ہو گئیں جیسے ابھی کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ماں کے پاس آکر رکی اور ان کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر ٹیبل پر رکھی اور بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے آپ کو پہلے بھی بولا تھا آپ کی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق آج بھی آپ کے پاس موجود ہے، میں نے بھی کچھ سال پہلے اپنی زندگی کا فیصلہ کیا تھا اگر آپ کی طرح برداشت کرتی رہتی تو آج شاید آپ اپنی بیٹی کی تصویریں پکڑ کے رو رہی ہوتیں۔" وہ تلخی سے گویا ہوئی۔

"ایسے الفاظ مت نکالو، مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تمہاری قسمت بہت اچھی کرے گا، جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے تم نے اچھا کیا تھا اس وقت بھی مگر اب تم اپنے ساتھ اچھا نہیں کر رہی..."

وہ سہم گئیں اس کی بات سن کر تبھی بیچ میں ٹوک کر اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

"میں اپنے ساتھ جو بھی کر رہی ہوں لیکن کیا آپ اپنے ساتھ انصاف کر رہی ہیں؟

اگر آپکی بیٹی کے ساتھ اس نے برا نہیں کیا تو کیا وہ آپ کے ساتھ برا کرے گا؟ آپ کو تو مجھ سے زیادہ یقین ہے نا اس کی ذات پہ پھر ایک قدم آپ بھی اٹھا کر دیکھیں۔۔۔۔" اس نے اپنی ماں کو سمجھانا چاہا۔

"چلو تم ناشتہ کر لو پہلے ہی تمہیں دیر ہو چکی ہے۔" انہوں نے بات ٹالی۔

"ٹھیک ہے سویٹ ہارٹ کر لو اپنی اولاد کی باتوں پر اپنے کان بند لیکن ایک دن یہی اولاد آپ کو لے کر نہ بھاگی پھر کہنا۔"

وہ اس کی بات پر مسکرا دیں اور وہ اس وقت یہی چاہتی تھی کہ ان کا موڈ ٹھیک ہو جائے۔

وہ واحد لڑکی تھی جو کسی کو اداس دیکھتی تو ایک منٹ میں اگلے کی اداسی بغیر اس کو پتا چلے غائب کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے ناشتہ کر کے یونیورسٹی کے لیے نکل گئی۔۔۔

آج اس کا پہلا دن تھا مگر اس کے اندر کسی قسم کی ایکسائیٹمنٹ نہیں تھی تبھی وہ دیر سے جا رہی تھی۔۔۔

اس نے گاڑی پارک کی اور داخلی دروازے سے اندر داخل ہو کر تمام اطراف میں نظر گھوما کر پوری یونیورسٹی کا جائزہ لیا۔

وہ یونیورسٹی آف لاہور میں کھڑی تھی جو کہ اس کا خواب کبھی نہیں تھا مگر قسمت اسے یہاں کھینچ لائی تھی۔

رابیل مصطفیٰ اس وقت سفید رنگ کا ٹاپ کے ساتھ سفید ہی جینز پہنے ساتھ سفید

www.novelsclubb.com

سٹالر گلے میں مفلر کی طرح ڈالے ہوئے تھی۔ بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں باندھے۔ ہاتھ میں ایک کتاب پکڑے اور بیگ کو کندھے پر لٹکائے ہوئے کھڑی تھی۔

رنگ ہلکا گندمی اور سفید کے درمیانی درجے میں آتا اور اس کی آنکھیں بھورے رنگ کی تھیں جو دھوپ پڑنے کی وجہ سے کانچ کی طرح چمک رہی تھیں۔ اس وقت بلاشبہ وہ ایک حور کی مانند لگ رہی تھی۔ جو نظر بھی ایک بار رابیل کی طرف اٹھتی تو کچھ منٹ نظروں کا زاویہ بدلنا بھول جاتی۔

یونیورسٹی کا جائزہ لینے کے بعد وہ گہرا سانس خارج کرتی آگے بڑھی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ڈھونڈنے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ابھی گراؤنڈ سے گزر رہی تھی جب اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑی جو کہ ایک کونے میں لگے ایک بینچ پر بیٹھی گود میں اپنا بیگ رکھے عینک کے نیچے سے اپنے آنسو صاف کرتی تو پھر دوبارہ اس کی آنکھیں بھر جاتیں وہ اپنے فون پر مسلسل کچھ کر رہی تھی۔ رابیل آگے بڑھنا چاہتی تھی مگر چاہ کر بھی وہ اس لڑکی کو ایسے روتا ہوا چھوڑ کر آگے نہ بڑھ سکی۔

رابیل پہلے ہی لیٹ تھی تو اس نے کلاس میں جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے اپنے قدم اس لڑکی کی طرف بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو!" رابیل نے اس کے قریب پہنچ کر اس لڑکی کو مخاطب کیا۔

لڑکی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور آنکھوں سے اشارہ کیا جیسے پوچھ رہی ہو کیا ہے؟

سامنے بیٹھی لڑکی کا رنگ گورا اور آنکھوں کا رنگ گہرا کالا تھا اور ان پر جب وہ اپنی عینک درست کرتی تو اور بھی پر کشش لگتی۔اس نے سادہ بلیو رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی اور دوپٹہ سے حجاب کرر کھا تھا جس کی وجہ سے اس کے بال دکھائی نہ دیتے تھے۔

"تم پریشان ہو؟کوئی پرابلم ہے تو میں ہیلپ کر سکتی ہوں."رابیل نے اس کے قریب بیٹھ کر بغیر گھمائے سیدھی بات کی۔

پہلے تو وہ لڑکی ہچکچائی مگر اپنے پاس ایک ہمدرد دیکھ کر پھر سے زار و قطار رونے لگی اور بتانے لگی.

"میرا جاز کیش نیا تھا اور میں نے ویریفائے(verify) نہیں کروایا تھا ابھی ایک کال آئی اور کہا کہ ویریفائے نہ کروانے کی صورت میں میرا اکاؤنٹ بلاک کر دیا گیا

www.novelsclubb.com

ہے اور میری رقم ضائع کردی گئی ہے۔اگر رقم چاہیے تو کال پر ویریفائے کروانا پڑے گا۔" وہ سانس لینے کو رکی رونے والا شغل ابھی بھی جاری تھا۔وہ پھر بولی۔

"پہلے انہوں نے میرا شناختی کارڈ اور پن مانگا اور میرے اکاؤنٹ میں موجود 4000 کی رقم نکالی پھر مجھے بولا اگر آپ کو رقم چاہیئے تو آپکو اکاؤنٹ میں 7000 رکھنے پریں گے میرے ایزی پیسا میں 5000 تھے وہ میں نے جاز کیش میں ٹرانسفر کیے وہ بھی انہوں نے لے لیے اب میرے اکاؤنٹ میں صرف 169 روپے موجود ہیں اور ابھی مہینہ ختم ہونے میں وقت ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں گی۔" وہ ایک بار پھر تیز تیز آنسو بہانے لگی۔

"ارے اب ان پیسوں کے پیچھے رونے سے کچھ نہیں ہو گا وہ تو واپس نہیں آئیں

گے۔" وہ اسے دلاسا دے کر چپ کروانے کی کوشش کے دوران بولی۔

"ایسے ہی نہیں آئیں گے میں نے سائبر کرائم میں رپورٹ کی ہے کال کی ریکارڈنگ اور سکرین شاٹ سب بھیجے ہیں۔"

"اور تمہیں لگتا ہے وہ تمہارے 9000 کی کمپلینٹ پر توجہ بھی دیں گے؟" وہ اس کو طنزیہ بولی۔

"کیسے نہیں دیں گے! ان کی نسلیں بھی دیں گی میں روزانہ میل کروں گی میرے حق حلال کے پیسے تھے۔" رابیل بس اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔ اور اپنا بیگ کھول کر کچھ نکالنے لگی۔

"یہ لو دس ہزار میرے پاس بیس تھے آدھے تم رکھو۔" رابیل نے بڑی سہولت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے کہا جبکہ سامنے بیٹھی لڑکی کے چہرے پر کئی رنگ آ کر گئے۔

"میں نے اس لیے آپ سے یہ سب شیئر نہیں کیا کہ آپ مجھے ایسے اٹھا کر اپنے پیسے دے دیں۔" اسے رابیل پر غصہ بھی آیا پر وہ دبا گئی۔

"ایسے ہی نہیں دے رہی ادھار دے رہی ہوں جب یہ سائبر کرائم والے تمہیں تمہارے پیسے واپس کریں تب مجھے واپس کر دینا لیکن ابھی انکار مت کرنا کیونکہ میری یہاں کوئی دوست نہیں ہے اور جس کو میں دوست بناتی ہوں اسے میری بات پر انکار کرنے کا آپشن نہیں دیتی تو پلیز میری دوست بن جاؤ۔۔۔"

رابیل اسے منہ کھولتا دیکھ بولی تو وہ لڑکی خاموش ہو گئی اور جھجھک کر پیسوں کی طرف تو کبھی رابیل کو دیکھنے لگی تو رابیل نے پیسے اس لڑکی کی گود میں رکھے بیگ میں ڈال دیئے اور کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔

"آپ کا نام؟" سامنے بیٹھی لڑکی نے اب آنسو پونچھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام رابیل مصطفیٰ ہے اور تمہارا؟"

"میرا نام آیت ہے، آیت خان." آیت نے ہاتھ بڑھایا جسے رابیل نے خوشدلی سے تھام لیا۔

"تم بھی لاء کے فورتھ سمسٹر کی سٹوڈنٹ ہو؟" رابیل نے اس آیت کی کتاب کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو آیت نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں بھی۔۔۔ چلو کلاس میں چلتے ہیں۔" وہ دونوں اپنا سامان اٹھا کر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب چل پڑیں۔

ہادی، شاہمیر اور واجد اس وقت یونیورسٹی میں اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھے تھے اور کینٹین جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

ہادی کی آنکھوں کا رنگ ہلکا گرے تھا اور اس کی آنکھیں بھی بڑی اور پرکشش تھیں اکثر لوگ اس کی آنکھوں کو بلی کی آنکھوں سے مشابہت دیتے تھے۔ رنگ گورا اور وہ ہمیشہ پینٹ شرٹ پہنے دکھائی دیتا۔ آج اس نے ہلکے گرے رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ گرے ہی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ ہاتھ میں ایک گھڑی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

شاہمیر کی آنکھیں بھورے رنگ کی تھیں اور وہ ہمیشہ آؤٹ پٹانگ کپڑے پہنتا جس طرح اس وقت وہ سفید قمیص کے ساتھ کالی پینٹ پہن کر آیا تھا مگر اس نے اسے اس طرح سے سٹائل کیا تھا کہ وہ کہیں سے برا نہیں لگ رہا تھا بلکہ ہمیشہ کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طرح ہینڈ سم لگ رہا تھا۔وہ ٹرینڈ سیٹر بننا چاہتا تھا۔

واجد کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھیں اور اس کا رنگ بھی قدرے صاف تھا۔اور وہ کبھی پینٹ شرٹ تو کبھی شلوار قمیض میں دکھائی دیتا اور دونوں میں ہی جاذب نظر لگتا۔

وہ تینوں بی بی اے کے اسٹوڈنٹس تھے اور ان کے دو سمسٹر باقی رہ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

شاہمیر اور واجد تو پہلے سے ہی دوست تھے اور اکٹھے گھومتے پھرتے لوگوں کو سکون سے بیٹھا دیکھ ان کا سکون برباد کرنے پہنچ جاتے۔البتہ جب سے ہادی آیا تھا تب سے ان کی حرکتوں میں بتدریج کمی ضرور آئی تھی مگر وہ ہادی کی غیر موجودگی میں پنگے ضرور لیتے تھے۔ہادی کی بات بھی اس لیے مانتے تھے کیونکہ انہوں نے خود

دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا جبکہ ہادی کو ایسے لوگ پسند نہیں تھے تو انہوں نے ہادی کیلئے یہ نیک کام کرنے چھوڑ دیے۔ ہادی کم گو تھا مگر ان لوگوں کو پھر بھی اچھا لگتا تھا وہ دونوں ہادی کو باتوں میں لگائے رکھتے تھے۔

"ویسے ہادی تیری نظر میں یہ دنیا کیسی ہے؟" سمی اس کی طرف متوجہ ہوتا بولا۔

"میری نظر میں یہ دنیا گیم جیسی ہے اور یہاں موجود تمام لوگ گیمر." اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"ہیں۔۔۔۔ وہ کیسے؟" دونوں باآواز بولے۔

"اس دنیا میں جو اچھا گیمر ہے وہی جیت کر بازی لے کر جا سکتا ہے وگرنہ باقی تمام کچے کھلاڑی اپنی ہار پر ہاتھ مسلتے رہ جاتے ہیں۔" وہ رکا دونوں اسی کی طرف متوجہ تھے۔

"اگر آپ اچھے گیمر نہیں ہو تو آپ کو ہر قدم پر مات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چاہے وہ

قسمت کی طرف سے ہو، وقت کی طرف سے یا پھر کسی دوسرے شخص کی طرف سے۔"

شاہمیر اس کی بات سننے کے بعد بولا۔

"لیکن ہر گیمر کے اوپر ایک کریٹر بیٹھا ہے جس نے اس گیم کو بنایا ہے۔ وہ جب چاہے کھیل پلٹنے کی طاقت رکھتا ہے بغیر اپنے ہونے کا احساس دلائے۔" سمی کی بات سن کر اس نے سر اٹھایا۔

"مگر میری نظر میں وہی ادھر کامیاب ہو سکتا ہے جو اچھا گیمر ہے، جو گیم کی باریکی کو جانتا ہے!" اس کے بعد کوئی کچھ نہ بولا ہادی اس دن پیدا ہی نہیں ہوا تھا جس دن وہ ان کی کسی بھی بات کو مان لے وہ لوگ اپنا سامان اٹھا کر کینٹین جانے لگے۔

ابھی وہ کینٹین میں داخل ہونے ہی والے تھے ہادی سمی کی بات سنتے سنتے آگے بڑھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا تھا کہ سامنے سے آتی دو لڑکیوں میں سے ایک سے ٹکرایا جس کی دو کتابیں اور ایک فائل نیچے گر گئی۔ وہ اسے دیکھے بغیر سوری کہتا نیچے جھکا اور اس لڑکی کی چیزیں اٹھانے لگا۔

"اللہ اللہ ایک تو لوگ آج کل اپنی عینک کے بغیر گھر سے نکل کیسے آتے ہیں، نکل بھی آئیں تو ٹکراتے صرف لڑکیوں سے ہی ہیں۔۔۔۔" وہ اسے سناتی ہوئی اپنی کتابیں اس کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے اپنا اسے سیدھا ہونے کا موقع دیئے بغیر آگے بڑھی اور اس کی پیٹھ پر اپنا مخصوص مکا اور کہنی جڑتے آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے سے آتا تلال اس منظر کو دیکھ رہا تھا مگر وہ لڑکی تلال کے قریب سے گزر کر آگے بڑھ گئی اور تلال نے اسے کچھ نہیں کہا۔ تلال کی نظر بس اس لڑکی کے چہرے پر ٹھہر گئی تھی۔ جیسے ہی وہ نظروں سے اوجھل ہوئی تو وہ سر جھٹکتا ہادی کے پاس آیا۔

ہادی کے ساتھ کھڑے سمی اور واجد اس کمزور سی لڑکی کی حرکات دیکھ کر ششدر رہ گئے جو کہ ان کے لمبے چوڑے اور ہینڈسم دوست کو ایک مکے اور کہنی میں پورا کر گئی تھی اور اب وہ اپنی کمر سہلا رہا تھا۔

تلال کو دیکھ کر دونوں بولے۔

"تم نے اس لڑکی کو دیکھا جو ابھی ہادی کو مکا اور کہنی جڑ کے گئی ہے ؟" سمی اس لڑکی کو دیکھ کر ایک منٹ کیلیئے رکا تھا اور اس لڑکی کا چہرہ دیکھنے لگا اسے اس لڑکی کو دیکھ کر عجیب سی کشش محسوس ہوئی ایک منٹ کیلیئے اس کے چہرے پر انجانے میں ہی مسکراہٹ رینگی مگر دوسرے ہی لمحے وہ سنبھلا کیونکہ یہاں معاملہ ان کے جگر کے ٹکڑے کا تھا۔ پھر وہ سنجیدہ ہو گیا۔

"ہاں دیکھا ہے کوئی نئ ہو گی تبھی ایسا کر گئی چھوڑو اس لڑکی کو چلو کینٹین چلتے

ہیں۔" تلال نے تسلی سے بولا تو دونوں کے منہ کھل گئے کہ آج تلال نے کیسے ایک لڑکی کو معاف کر دیا جو کہ ہادی کو سنا کر ہی نہیں بلکہ دو لگا کر بھی گئی تھی وہ بھی بلاوجہ۔

ہادی اس سارے واقعے میں اس لڑکی کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا مگر وہ تلال کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا جو کہ ہادی کے دیکھنے پر نظریں چرا کر آگے کینٹین میں چلا گیا اور وہ تینوں بھی اس کے پیچھے آگئے۔

www.novelsclubb.com

تلال کی آنکھیں سنہرے رنگ کی تھیں جو دھوپ پڑنے پر سونے جیسی لگتی تھیں۔ تلال بھی ہر وقت پینٹ شرٹ پہنے ہوتا تھا۔ آج تلال نے گرے شرٹ کے ساتھ سفید پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے اور اوپر کیپ پہنے ہوئے تھا۔ وہ ہمیشہ چہرہ جھکا کر چلتا تھا کیونکہ لڑکیاں بہت جلد اس کی طرف متوجہ ہوتی تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور یہ چیز تلال کو زہر لگتی تھی۔

کینٹین میں آج چاروں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے اور وہ تینوں گہری نظر سے تلال کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہو گیا ہے یارررر۔۔۔۔" وہ ان کی نظروں سے کنفیوز ہوتا گویا ہوا۔

"کچھ بھی نہیں." تینوں اکٹھے بولے۔اور نظریں کھانے پر جمادی مگر گاہے بگاہے وہ تلال کو دیکھ رہے تھے جو کہ بہت مشکل سے ان کے سامنے ڈھٹائی سے بیٹھا تھا۔

باقی آئندہ۔